



سوال

(639) امام غیر قریش بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام غیر قریش بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو ان حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔

(1) لایزال ہذا لامر فی قریش مابقی منہم اثنان (بخاری و مسلم)

یعنی ”یہ امر امامت و خلافت قریش میں ہی رہے گا۔ جب تک ان میں سے دو بھی باقی رہیں۔“

(2) - عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الامام الضعیف ملعون وهو الذی یضعف عن تنفیذ الامور الشریئہ وقامتہا کشف النمر ج ۲ ص ۳-۸

یعنی کمزور امام لعنتی ہے۔ وہ کمزور جو شریعت کے قائم و جاری رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ مندرجہ بالا دونوں حدیثیں صحیح ہیں یا نہیں (محمد سلطان خیر کیے)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان حدیثوں میں امامت سے مراد سیاست ہے جس کو خلیفہ وقت کہا جاتا ہے پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرے نزدیک یہ پیش گوئی ہے حکم نہیں ہے یعنی قریشیوں میں امامت سیاست رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا لیکن اگر کوئی شخص غیر قریش بھی ایسا ہے کہ اس کے حق میں یہ کہنا جائز ہے۔ زادہ بطنی العلم والجم تو اس کا امام بنا لینا اس حدیث کے خلاف نہیں ہے لیکن جو شخص امام سیاست نہیں ہے اس کے حق میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ وہ شخص اصل معنی میں امام نہیں ہے اصل معنی میں وہی ہے جس کے حق میں فرمایا الامام جیتہ یقاتل من ورائہ اس لئے ایسے اماموں کو اس حدیث کا مصداق بنانا غلطی ہے اور جو امام سیاست ہو کر بھی تنفیذ احکام شرعیہ نہ کر سکے وہ واقعی حدیث ثانی کا مصداق ہے باقی رہے آج کل کے امام جو بستی بستی میں بنتے پھرتے ہیں وہ امام جماعت تو ہو سکتے ہیں امام وقت نہیں واللہ اعلم۔ (الحدیث امر تیسر 12 جمادی الاخری 64 ہجری)

شرفیہ

اس امر میں احادیث یہ ہیں۔



قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر في قریش ما بقى منهم اثنتان (متفق عليه) وايضا قال ان هذا الامر في قریش لا يبا ديم احد الا كبر الله على وجهه ما اقا مولدين رواه البخاري وايضا لا يزال
لاسلام عزيز الى اثني عشر خليفة عليهم من قریش وفي روايه لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يحون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قریش متفق عليه - مشكوة ص 550

حاصل یہ ہے کہ قریش میں دوام امارت مشروط باقامت دین ہے جب نہ رہے خود کسی وجہ سے ہو تو غیر قریش سے بھی ہو سکتا ہے بارہ خلیفوں تک اسلام کا غلبہ بھی اس پر دال ہے کہ غلبہ قریش میں بارہ تک ہوگا بعد ازاں امکان غیر قریش کا بھی ہے اور واقعات سے بھی یہ ثابت ہے اور نہ خبر میں معاذ اللہ کذب لازم ہوگا۔ وذا باطل یہ توجیہ خبر کو خبر پر محمول کرنے کی صورت میں ہے اور اگر یہ اخبار بمعنی انشأ ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں اور قرآن دو لائل حمل برانشاء ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد مو قریشا ولا تقد موها وتعلموا منها ولا تعلموا رواه الشافعي والبيهقي في المعرفه من ابن شهاب بلاغا وابن عدي في الكامل عن ابى هريرة وصح في الجامع الصغير
واخرجه البراء وصح ايضاً في الجامع

خلاصہ یہ کہ جب تک قریش قابل اقامت دین و قابل سیاست موجود ہوں۔ تو تم یعنی اور لوگوں سے خلیفہ نہ بنے۔

والامن يقيم الدين والسياسة الصيحه الحبيبه بالكتاب والسنة لا بالاختراع والبدع (ابو سعيد شرف الدين دحلوی)

تشریح

(از قلم علامہ دوران حضرت نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

انعتاد خلافت و امامت کا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ بند و بستوالے لوگ جیسے اہل علم و افسران لشکر و اہلکار دانش مند ہو خیر خواہ مسلمین و اسلام میں جمع ہو کر کسی سے بیعت کر لیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اسی طرح قائم ہوئی تھی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ کے لئے وصیت کر جائے جس طرح صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کہہ گئے تھے کہ میرے بعد ان کو خلیفہ کرنا تیسری صورت یہ ہے کہ مشورت پر چھوڑ جائے جس طرح فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہا تھا کہ چھ شخصوں کو بتلگئے تھے کہ ان میں سے جس کو سب لوگ پسند کریں وہی خلیفہ ہو بلکہ مرتضیٰ نے بھی ایسا ہی کیا تھا چوتھی صورت یہ ہے کہ خود کوئی شخص جامع شروط امامت لوگوں پر مسلط ہو جائے جس طرح سارے خلفائے اسلام بعد خلافت نبوت کے خلیفہ بن بیٹھے تھے پھر اگر کوئی ایسا آدمی ملک پر مستولی ہو گیا جس میں شروط امامت کے جمع نہیں ہیں تو ایسی حالت میں بھی اسکی مخالفت نہ کرے اس لئے کہ ضلع اس کا بغیر لڑائی بھڑائی تشریحی تنگی دھینگا مشتی کے نہ ہو سکے گا مصلحت خلع کی تو الگ رہی یہ مضدہ اس مصلحت سے زیادہ تر سخت دور شت ہو جاوے گا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ بھلا ہم ان کو چھوڑ نہ دیں فرمایا نہیں جب تک یہ نماز قائم رکھیں یا تم ان کا کوئی کفر صریح دیکھو تمہارا رے پاس خدا کی طرف سے برہان موجود ہو۔

تنبیہ

خلافت امامت بنص صحیح الائمۃ من قریش منحصر ہے اسی قوم شریف میں ہرگز یہ بات درست نہیں ہے کہ غیر قریش کے آدمی کو با اختیار خود امام بنا یا جاوے گو وہ کیسا ہی لائق فائق کیوں نہ ہو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ سخت گناہگار بنا کر مخالفت حکم خدا اور رسول مختار ہیں ہاں جس جگہ عامہ مسلمین کا زور نہیں چلا کوئی ترک مغل۔ پٹھان، پارسی غلام بزور تلوار بقوت ضرب و پیکار حاکم بن بیٹھا ہے تو اب چارونا طار اس کی طاعت کرنا جب تک کہ وہ تارک عہد نماز مرتکب کفر بواح نہیں ہے شرعاً واجب ہے پھر اگر وہ یہ کام کرتا ہے تو اس کی طاعت واجب نہیں رہتی اگر کوئی اس پر خروج کرے گا تو عاصی ہوگا۔ (عقائد اولی الالباب ص 100)



شرائط

خلاصہ یہ کہ خلیفۃ المسلمین، المؤمنین کے لئے یہ شرائط ہیں کہ وہ عاقل بالغ ہو آزاد ہو کسی غیر مسلم حکومت کا ماتحت نہ ہو ہوشیار سمجھ دار اور صاحب بصیرت ہو شریف النسب و شریف الحسب ہو امر حق کی جستجو و اتباع میں کوشاں رہنے والا مسلمان ہو اور صاحب علم ہو عادل منصف ہو اور خاندان قریش سے ہو حد و الہی قائم کرنا ہو ملت اسلامیہ کا محافظ ہو احکام الہی و قوانین قرآنی کا جاری کرنے والا ہو وغیرہ وغیرہ مزید تفصیلات کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حجۃ اللہ البالغہ کا مطالعہ کیجیے۔

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 613

محدث فتویٰ